سوال

(118) عید کے مہینوں میں کمی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث میں ہے کہ ''عید کے دو مہینوں میں یعنی رمضان اور ذوالحجہ میں کمی نہیں آتی'' اس حدیث کا مطلب واضح کریں، نیز حدیث کی نشاندہی بھی کر دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔''[1]

اس کے بعد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیدین کے دو مہینے یعنی رمضان اور ذوالحجہ ناقص نہیں رہتے۔'' (۱۹۱۲) اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اہل علم نے درج ذیل اقوال بیان کیے ہیں:

کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے یعنی رمضان اور ذوالحجہ ہمیشہ تیس دن کے ہوں گے۔ لیکن معنی ہمارے مشاہدے کے خلاف ہے کیونکہ اکثر اوقات ان میں ایک یا دونوں انتیس، انتیس دن کے ہوتے ہیں۔

کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ بیک وقت دونوں میں کمی نہیں ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہوا تو ذوالحجہ تیس دن کا ہوگا اور اگر ذوالحجہ انتیس دن کا ہوا تو رمضان کے تیس روزے ہوں گے۔ لیکن یہ معنی بھی درست نہیں کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی سال میں دونوں انتیس انتیس دن کے ہوتے ہیں۔

اگرچہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنے استاد امام اسحاق بن راہویہ رحمة اللہ علیہ کے حوالے سے اس کا معنی بیان کیا ہے کہ فضیلت و برتری میں کمی نہیں آتی اگر ان میں کوئی ایک یا دونوں انتیس دن کے ہوں۔ امام بخاری رحمة اللہ علیہ کے نزدیک یہی معنی درست معلوم ہوتا ہے۔ ہمارا بھی یہی رجحان ہے کہ اگر رمضان کے انتیس دن ہوئے تو اجر و ثواب تیس دنوں کا ملے گا یعنی گنتی میں کمی ہو سکتی ہے لیکن اجر و ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے کچھ دوسرے اقوال بھی بیان کئے ہیں جس کی تفصیل فتح الباری (ص ۱۶۰۔ ۱۶۱ ج ۴) میں دیکھی جا سکتی ہے۔

---

[1] صحیح البخاري، الصوم باب ۱۲۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 141

محدث فتویٰ